گجرات آڈیشن کا نصاب

سوال: مدینہ منورہ میں سب سے پہلے کونسی سورت نازل ہوئی؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے فرمان کے مطابق مدینہ منورہ میں سب سے پہلے یہی ''سورۂ بقرہ'' نازل ہوئی۔(اس سے مراد ہے کہ جس سورت کی آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔)(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص61)

سوال: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتوں کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت ابو مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے گا تو وہ اسے (ناگہانی مصائب سے) کافی ہوں گی۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص62)

سوال: جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا'' جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص119)

سوال: مصر کے بادشاہوں کا لقب کیا ہوا کرتا تھا؟

جواب: جس طرح فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ، روم کے بادشاہ کا قیصر اور حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی تھا اسی طرح قِبطی اور عَمالِقہ قوم سے تعلق رکھنے والے، مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوتا تھا۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص127)

سوال: سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق سب سے بہترین اور سب سے برا کون ہے؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے بہترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا "جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔ اس شخص نے پھر عرض کی: لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص176)

سوال: حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حسد کی تباہ کاریوں سے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت وہب بن منبہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حسد سے بچو، کیونکہ یہ پہلا گناہ ہے جس کے ذریعے آسمان میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی اور یہی پہلا گناہ ہے جس کے ذریعے زمین میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص192)

سوال: نیکی کر کے قبولیت کی دعا کرنا کس کی سنت ہے؟

جواب: نیکی کر کے قبولیت کی دعا کرنا سنتِ خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص210)

سوال: مسجدوں کی تعمیر کرنا کس کی سنت ہے؟

جواب: مسجدوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص211)

سوال: خانہ کعبہ اور بیت المقدس کن زمانوں میں قبلہ بنے؟

جواب: حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک کعبہ ہی قبلہ رہا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک بیت المقدس قبلہ رہا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص227)

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد مسلمان کتنا عرصہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب: مسلمان بھی مدینہ منورہ میں آنے کے بعد تقریباً سولہ، سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور اس کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی کے دوران مسجدِ قِبلَتَین میں قبلہ کی تبدیلی کا واقعہ ہوا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص227)

سوال: کیا کعبہ کے علاوہ بیت المقدس کا کبھی حج ہوا ہے؟

جواب: یہ یاد رہے کہ حج ہمیشہ کعبہ ہی کا ہوا ہے، بیت المقدس کا حج کبھی نہیں ہوا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص227)

سوال: قبلہ کی تبدیلی سے پہلے مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے جتنی نمازیں پڑھی ان نمازوں کا کیا حکم رہا؟

جواب: قبلہ کی تبدیلی سے پہلے مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے جتنی نمازیں پڑھی تھیں انہیں صحیح قرار دیا گیا، کیونکہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے جو نمازیں پڑھی گئیں وہ بھی اتباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ہی تھیں اور اب جو خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں یہ بھی اطاعتِ رسول میں پڑھتے ہیں لہٰذا ان سب کی نمازیں درست ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص232)

سوال: کسی نعمت کے ملنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" تو یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے نعمت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص232)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: صبر کا کیا معنی ہے؟

جواب: صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص251)

سوال: صبر کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: بنیادی طور پر صبر کی دو قسمیں ہیں: (۱)...بدنی صبر جیسے بدنی مشقتیں برداشت کرنا اور ان پر ثابت قدم رہنا (۲)... طبعی خواہشات اور خواہش کے تقاضوں سے صبر کرنا۔ پہلی قسم کا صبر جب شریعت کے موافق ہو تو قابل تعریف ہوتا ہے لیکن مکمل طور پر تعریف کے قابل صبر کی دوسری قسم ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص251)

سوال: صبر کے کوئی پانچ فضائل بتائیں؟

جواب: (1)... اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (2)... صبر کرنے والے کو اس کے عمل سے اچھا اجر ملے گا۔ (3)... صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ (4)... صبر کرنے والوں کی جزاء دیکھ کر قیامت کے دن لوگ حسرت کریں گے۔ (5)... صبر کرنے والے رب کریم عزوجل کی طرف سے درود وہدایت اور رحمت پاتے ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص252)

سوال: صبر کے کوئی پانچ فضائل بتائیں؟

جواب: (6)... صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ (7)... صبر آدھا ایمان ہے۔ (8)... صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (9)... صبر کرنے والے کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔ (10)... صبر ہر بھلائی کی کنجی ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص252)

سوال: کسی صدمہ پر صبر کرنا کب صبر کہلاتا ہے؟

جواب: جب مصیبت پہنچے تو اسی وقت صبر واِستقلال سے کام لیا جائے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صبر صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص259)

سوال: مصیبت کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب:... مصیبت کے وقت ''اِنَّالِلہِ وَاِنَّا ۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ'' پڑھا جائے، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ'' پڑھا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص259)

سوال: مصیبت آنے پر کیا کرنا منع ہے؟

جواب: مصیبت آنے پر زبان اور دیگر اعضا سے کوئی ایسا کلام یا فعل نہ کیا جائے جو شریعت کے خلاف ہو جیسے زبان سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکوہ و شکایت کے کلمات بولنا، سینہ پیٹنا اور گریبان چاک کرلینا وغیرہ۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص259)

سوال: صبر کی بہترین صورت کیا ہے؟

جواب: صبر کی سب سے بہترین صورت یہ ہے کہ مصیبت زدہ پر مصیبت کے آثار ظاہر نہ ہوں۔

(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص259)

سوال: ایک بزرگ حضرت مطرف رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیٹا فوت ہو گیا تو انہوں نے کس طرح صبر کے مدنی پھول عطا فرمائے؟

جواب: حضرت مطرف رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیٹا فوت ہو گیا۔ لوگوں نے انہیں بڑا خوش و خرم دیکھا تو کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ غمزدہ ہونے کی بجائے خوش نظر آرہے ہیں۔ فرمایا: جب مجھے اس صدمے پر صبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و رحمت اور ہدایت کی بشارت ہے تو میں خوش ہوں یا غمگین؟ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص260)

سوال: فتح موصلی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی زوجہ جب پھسل گئیں تو انہوں نے صبر کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اور امام محمد غزالی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ''احیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں: ''حضرت فتح موصلی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی زوجہ پھسل گئیں تو ان کا ناخن ٹوٹ گیا، اس پر وہ ہنس پڑیں، ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو درد نہیں ہو رہا؟ انہوں نے

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

فرمایا: "اس کے ثواب کی لذت نے میرے دل سے درد کی تلخی کو زائل کر دیا ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص260)

سوال: دینی مسائل چھپانے کی وعید سے متعلق حدیث مبارک میں کیا آیا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی جسے وہ جانتا ہے لیکن وہ اسے چھپاتا ہے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔"(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص262)

سوال: حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کے وقت خوف خدا کا کیا عالم تھا؟

جواب: حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کے وقت جب آپ کے صاحب زادے نے طبیعت دریافت کی تو فرمایا، "ابھی جواب کا وقت نہیں ہے، بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر کر دے کیونکہ ابلیس لعین اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ "تیرا دنیا سے ایمان سلامت لے جانا میرے لئے باعثِ ملال ہے۔ اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں، جب تک ایک بھی سانس باقی ہے میں خطرے میں ہوں، میں (تجھ سے) پر امن نہیں ہو سکتا۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص263)

سوال: حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوف خدا کا کیا عالم تھا؟

جواب: حضور غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان کا مفہوم ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ کل عید ہے! کل عید ہے! اور سب خوش ہیں لیکن میں تو جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا میرے لئے تو وہی دن عید ہو گا۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص263)

سوال: کیا سائنسی علوم بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ بن سکتے ہیں؟

جواب: سائنسی علوم بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جتنا سائنسی علم زیادہ ہو گا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی پہچان زیادہ ہو گی، لہٰذا اگر کوئی دینِ اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نیت سے سائنسی علوم سیکھتا ہے تو یہ

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

بھی عظیم عبادت ہوگی نیز اللہ تعالیٰ نے جو کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے یہ اس حکم کی تعمیل بھی قرار پائے گی۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص267)

سوال: کیا ہر مرنے والوں کو ندامت ہوگی چاہے وہ نیکوکار ہی کیوں نہ ہو؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کو افسوس و ندامت ہوگی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا ندامت ہوگی؟ فرمایا: اگر نیک ہوگا تو زیادہ نیکیاں نہ کرنے پر نادم ہوگا اور اگر گنہگار ہوگا تو گناہوں سے باز نہ آنے پر نادم ہوگا۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص269)

سوال: اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رَزّاقیّت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے۔ اور اسی حدیث میں ہے کہ "میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے لوگوں کو دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص270)

سوال: حلال و طیب رزق سے کیا مراد ہے؟

جواب: حلال و طیب سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود بھی حلال ہے جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص271)

سوال: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مستجاب الدعوات بننے نیز حرام کے لقمہ کی نحوست سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مُستَجابُ الدَّعوات کر دے یعنی میری ہر دعا قبول ہو۔ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے سعد! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اپنی خوراک پاک کرو، مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا اور جس بندے کا گوشت سود اور حرام خوری سے اُگا اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص271)

سوال: وہ کونسا عمل ہے جو انسان کیلئے برکت اور پاکیزگی کا باعث ہے؟

جواب: حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص271)

سوال: شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟

جواب: شریعت کے مقابلہ میں گمراہ باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص274)

سوال: راہ خدا میں کیسا مال دینا چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں رضائے الٰہی کی خاطر پیارا مال دینا چاہیے نیز زندگی و تندرستی میں دے جب خود اسے بھی مال کی ضرورت ہو کیونکہ اس وقت مال زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص285)

سوال: انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضائل بیان کرنے میں کیا احتیاط کرنی چاہئے؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب: جب انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باہمی فضائل بیان کئے جائیں تو صرف وہ فضائل بیان کریں جو قرآن مجید، احادیثِ مبارکہ یا اولیاء و محقّق علماء سے ثابت ہوں، اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی فضیلت بیان نہ کی جائے اور ان فضائل کو بھی اس طرح بیان نہ کیا جائے جس سے معاذ اللہ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص379)

سوال: آیت الکرسی کے کوئی چار فضائل بیان کیجئے؟

جواب: احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں: (1)... آیتُ الکرسی قرآنِ مجید کی سب سے عظیم آیت ہے۔(2)... جو سوتے وقت آیتُ الکرسی پڑھے تو صبح تک اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا اور شیطان اس کے قریب نہ آسکے گا۔(3،4)... نمازوں کے بعد آیتُ الکرسی پڑھنے پر جنت کی بشارت ہے۔ رات کو سوتے وقت پڑھنے پر اپنے اور پڑوسیوں کے گھروں کی حفاظت کی بشارت ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص383)

سوال: کسی کا قرض معاف کر دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے نجات دے وہ کسی مُفلِس کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص415)

سوال: تنگ دست کو مہلت دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جبکہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

(تفسیر صراط الجنان، ج01، ص415)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: جمعہ کے روز سورۂ آل عمران تلاوت کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت مکحول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "جو شخص جمعہ کے دن سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کرتا ہے تورات تک فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص430)

سوال: حضرت زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پاکیزہ اولاد کی دعا مانگی اس سے کیا پتا چلا؟

جواب: حضرت زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پاکیزہ اولاد کی دعا مانگی۔ معلوم ہوا کہ صرف اولاد کی دعا نہیں کرنی چاہیے کہ اولاد تو زبردست آزمائش بھی بن سکتی ہے۔ لہٰذا پاکیزہ کردار و عمل والی اولاد کی دعا کرنی چاہیے تاکہ اس سے دنیا و آخرت کا سکھ ملے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص468)

سوال: بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا کس کا طریقہ ہے؟

جواب: بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا سنتِ الٰہیہ ہے، ان کی عظمت کی حمایت کرنا محبوب چیز ہے۔ اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم، حضرت سلیمان اور دیگر بہت سے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ہونے والے اعتراضات کو دور فرمایا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج01، ص491)

سوال: کعبہ معظمہ کی کوئی 03 خصوصیات بیان کریں؟

جواب: (1) سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ (2) تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا (3) مکہ معظمہ میں واقع ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص14)

سوال: کعبہ معظمہ کی کوئی 04 خصوصیات بیان کریں؟

جواب: (01) اس کا حج فرض کیا گیا۔ (02) حج ہمیشہ صرف اسی کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

(03)اسے امن کا مقام قرار دیا۔(04)اس میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج02، ص14)

سوال: حرم سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرم سے مراد خانہ کعبہ کے ارد گرد کئی کلو میٹر پھیلا ہوا علاقہ ہے جہاں باقاعدہ نشانات وغیرہ لگا کر اسے ممتاز کر دیا گیا ہے۔جو لوگ حج و عمرہ کرنے جاتے ہیں انہیں عموماً اس کی پہچان ہو جاتی ہے کیونکہ وہاں جا کر جب لوگوں کا عمرہ کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو عمرہ کرنے کے لئے حدودِ حرم سے باہر جا کر احرام باندھ کر آنا ہوتا ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج02، ص17)

سوال: بنی اسرائیل اور امتِ محمدیہ کی افضلیت میں کیا فرق ہے؟

جواب: ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا گیا اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کو بھی عالَمین یعنی تمام جہانوں سے افضل فرمایا گیا ہے، لیکن ان کا افضل ہونا ان کے زمانے کے وقت ہی تھا جبکہ حضور سیدُ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج02، ص32)

سوال: رشتے داری توڑنے کی وعید سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" جس قوم میں رشتہ داری توڑنے والا ہوتا ہے اس پر رحمت نہیں اترتی۔(تفسیر صراط الجنان، ج02، ص141)

سوال: سچے اور ایماندار تاجر کی فضیلت سے متعلق حدیث مبارک میں کیا آیا؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سچا اور امانت دار تاجر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص183)

سوال: سچے تاجر کی فضیلت سے متعلق حدیث مبارک میں کیا آیا؟

جواب: حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن تاجر فاسق اٹھائے جائیں گے سوائے اس تاجر کے جو اللہ عزوجل سے ڈرے، بھلائی کرے اور سچ بولے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص184)

سوال: اگر کوئی کسی کو جعلی نوٹ دے جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: اگر کوئی جعلی نوٹ دے جائے (اور دینے والے کا پتہ نہ چلے) تو وہ کسی اور کو نہیں دینا چاہیئے (اور اگر دینے والے کا پتا چل جائے تو اسے بھی وہ جعلی نوٹ واپس نہیں دینا چاہیئے) بلکہ پھاڑ کے پھینک دے تاکہ وہ کسی اور کو دھوکہ نہ دے سکے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص184)

سوال: کسی تاجر کو اپنے مال کی تعریف کس قدر کرنی چاہیئے؟

جواب: اپنے مال کی حد سے زیادہ تعریف نہ کرے کہ یہ جھوٹ اور فریب ہے اور اگر خریدار اس مال کی صفات سے پہلے ہی آگاہ ہو تو اس کی جائز اور صحیح تعریف بھی نہ کرے کہ یہ فضول ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص184)

سوال: اگر کسی تاجر کو کوئی عیب والا مال کوئی دھوکہ میں دے جائے تو اس تاجر کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: عیب دار مال ہی نہ خریدے اگر خریدے تو دل میں یہ عہد کرے کہ میں خریدار کو تمام عیب بتادوں گا اور اگر کسی نے مجھے دھوکہ دیا تو اس نقصان کو اپنی ذات تک محدود رکھوں گا دوسروں پر نہ ڈالوں گا کیونکہ جب یہ خود دھوکہ باز پر لعنت کر رہا ہے تو اپنی ذات کو دوسروں کی لعنت میں شامل نہیں کرنا چاہیئے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص185)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: مرد کا عورت کا لباس پہننے اور عورت کا مرد کا لباس پہننے سے متعلق حدیث مبارک میں کیا آیا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مرد کا لباس پہنے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص313)

سوال: وہ بندہ جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دے اس کے بارے میں حدیث مبارک میں کیا فضیلت آئی؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، تیرے بندوں میں سے کون تیری بارگاہ میں زیادہ عزت والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" وہ بندہ جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص343)

سوال: جو قرآن پاک پڑھنے میں ماہر ہے اور جو شخص رک رک کر پڑھتا ہے ان دونوں کے پڑھنے میں کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے، اُس کے لیے دو اجر ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص12)

سوال: تلاوتِ قرآن کے وقت رونا کیسا ہے؟

جواب: تلاوتِ قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے جلیلُ القدر بندوں کا طریقہ ہے کہ بلند مراتب پر پہنچنے کے باوجود بھی ان کی دلی کیفیات یہ ہوتی ہیں کہ جب ان کے سامنے کلامِ الٰہی کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو انہیں سن کر وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے لگتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص12)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: قسم کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: قسم کی تین قسمیں ہیں: (1)...**یمینِ لَغْو یعنی غلط فہمی کی قسم**، یہ وہ قسم ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو، ایسی قسم پر کفارہ نہیں۔ (2)...**یمینِ غَمُوس یعنی جھوٹی قسم**، کسی گزشتہ واقعے کے متعلق جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا، یہ حرام ہے۔ (3)...**یمینِ مُنعقدہ**، جو کسی آئندہ کے معاملے پر اسے پورا کرنے یا پورا نہ کرنے کیلئے کھائی جائے، کسی صحیح معاملے پر کھائی گئی ایسی قسم توڑنا منع بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔ قسم کی تیسری صورت پر ہی کفارہ لازم آتا ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص19)

سوال: قسم کا کیا کفارہ ہے؟

جواب: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ اگر کوئی قسم توڑے تو ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر درمیانے درجے کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اگر تینوں میں سے کسی کی بھی طاقت نہ ہو تو مسلسل تین روزے رکھنا کفارہ ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص19)

سوال: کیا قیامت کے دن جانوروں کا بھی حساب ہو گا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن تم لوگ ضرور حق داروں کو ان کے حقوق سپرد کرو گے حتّٰی کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص101)

سوال: اللہ عزوجل کی نعمت پر خوش ہونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یاد رہے کہ اللہ عزوجل کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبر اور شیخی کے طور پر ہو تو برا ہے اور کفار کا طریقہ ہے اور اگر شکر کے طور پر ہو تو بہتر ہے اور صالحین کا طریقہ بلکہ حکمِ الٰہی ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص105)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: کفر اور گناہوں کے باوجود دنیوی خوشحالی کا اصلی سبب کیا ہے؟

جواب: کفر اور گناہوں کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل اور اس کا غضب و عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں اور یہ کفر ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص105)

سوال: قرآن پاک کی 04 شانیں بیان کیجئے؟

جواب: 1) قرآنِ پاک مکمل ہے اس کا کوئی پہلو نا تمام نہیں۔ (2) قرآنِ پاک میں بتائی گئی تمام باتیں حق اور سچائی پر مَبنی ہیں۔ (3) جو شرعی احکام قرآنِ پاک میں ہیں وہ ہر اعتبار سے عدل و انصاف پر مشتمل ہیں۔ (4) قرآنِ پاک ہمیشہ کیلئے ہر طرح کی تبدیلی اور تحریف سے محفوظ ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص187)

سوال: جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی اس کے بارے میں حدیث مبارک میں کیا وعید آئی؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلمنے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص210)

سوال: اللہ عزوجل کے خوف سے گناہ چھوڑ دینے کی کیا فضیلت ہے؟

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی حرام کام پر قادر ہو پھر اسے صرف اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں جلد اس کا ایسا بدل عطا فرماتا ہے جو اس حرام کام سے بہتر ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص239)

سوال: بداخلاق اور متکبر شخص کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سیدُالمرسلینصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بداخلاق اور متکبر ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص276)

سوال: قدرت کے باوجود اللہ عزوجل کیلئے اعلیٰ لباس ترک کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت انس جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے قدرت کے باوجود اللہ عزوجل کے لئے اعلیٰ لباس ترک کر دیا تو اللہ عزوجلقیامت کے دن اسے لوگوں کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص277)

سوال: شیطان سے پناہ مانگنے کی ترغیب سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "شیطان سے پناہ مانگنے میں غفلت نہ کرو کیونکہ تم اگرچہ اسے دیکھ نہیں رہے لیکن وہ تم سے غافل نہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص281)

سوال: شیطان سے حفاظت کی دعا حدیث مبارک میں کیا آئی؟

جواب: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے جو شخص رات کے وقت اپنے بستر پر جائے تو یہ کہہ لیا کرے "بسم اللہ اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم" (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص282)

سوال: سفید لباس پہننے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سَمُرہ بن جُندُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرمصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاک اور ستھرے ہیں اور انہیں میں اپنے مردے کفناؤ۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص290)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات تہجد کے وقت کیسا لباس زیب تن فرماتے؟

جواب: امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ تہجد کے لئے بیش قیمت قمیص، پاجامہ، عمامہ اور چادر پہنتے تھے جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات تہجد ایسے لباس میں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''جب ہم لوگوں سے اچھے لباس میں ملتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ لباس میں ملاقات کیوں نہ کریں۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص 301)

سوال: مسجد سے اذیت کی چیز نکالنے کا کیا اجر ہے؟

جواب: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہتعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص 301)

سوال: حدیث مبارک کے تحت وہ پانچ چیزیں کونسی ہیں جن کو پانچ سے پہلے غنیمت جاننے کا ارشاد فرمایا گیا؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہسے روایت ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلمنے ارشاد فرمایا ''پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو۔(1) اپنے بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔(2) اپنی بیماری سے پہلے صحت کو۔(3) اپنی محتاجی سے پہلے مالداری کو۔(4) اپنی مصروفیت سے پہلے فراغت کو۔(5) اپنی موت سے پہلے زندگی کو۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص309)

سوال: امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کینہ کا مفہوم کیا بیان کرتے ہیں؟

جواب: امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہفرماتے ہیں: جب آدمی عاجز ہونے کی وجہ سے فوری غصہ نہیں نکال سکتا تو وہ غصہ باطن کی طرف چلا جاتا ہے اور وہاں داخل ہو کر کینہ بن جاتا ہے۔ کینہ کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو بھاری جاننا، اس سے نفرت کرنا اور دشمنی رکھنا اور یہ بات ہمیشہ ہمیشہ دل میں رکھنا۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص320)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

سوال: مسلمانوں کو آپس میں کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں۔(5) یعنی جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص320)

سوال: حدیث مبارک کے مطابق کس طرح گفتگو کرنا مومن کے اخلاق میں شامل ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "گفتگو کرتے وقت اچھے طریقے سے بات کرنا، جب کوئی گفتگو کرے تو اچھے انداز میں اس کی بات سننا، ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا اور وعدہ پورا کرنا مومن کے اخلاق میں سے ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص321)

سوال: وہ کون سی دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ عبدُ القیس سے فرمایا "تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں، بردباری اور جلد بازی نہ کرنا۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص339)

سوال: دشمن سے نجات اور رزق وسیع ہونے سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق کو وسیع کر دے "رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص341)

سوال: اسماء الحسنیٰ یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ (تفسیر صراط الجنان، ج03، ص479)

سوال: تکبر کی کون کونسی اقسام کفر ہیں؟

جواب) ۱) اللہ عزوجل کے مقابلے میں کفر ۲) اللہ عزوجل کے رسولوں کے مقابلے میں کفر

سوال: فرعون جس نے اللہ عزوجل کے مقابلے میں تکبر کیا، اُس کا کیا انجام ہوا؟

جواب) اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کی قوم کو دریائے نیل میں غَرق کر دیا اور پھر مرے ہوئے بیل کی طرح دریا کے کنارے پر پھینک دیا تاکہ وہ عبرت کا نشان بن جائے۔

سوال: بندوں میں مقابلے میں تکبر سے کیا مراد ہے؟

جواب) اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی پر تکبر کرنا، وہ اِس طرح کہ اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے کو حقیر جان کر اُس پر بڑائی چاہنا اور مساوات (یعنی باہم برابری) کو ناپسند کرنا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے فرمان کے مطابق بتائیں کہ اگر پائچے دونوں ٹخنوں سے نیچے ہوں تو کس صورت میں حرام ہے؟

جواب) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پائچوں کا ٹخنوں سے نیچا ہونا اگر براہِ عُجب و تکبر (یعنی خود پسندی اور تکبر کی وجہ سے) ہے تو قطعاً ممنوع و حرام ہے

سوال: المدینۃ العلمیۃ کی کتاب "تکبر" میں تکبر کی جو پہلی علامت بیان کی گئی ہے وہ بتائیں؟

جواب) اس بات کو پسند کرنا کہ لوگ مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں تاکہ دوسروں پر میری شان و شوکت کا اِظہار ہو۔

سوال: کیا علم کی بھی کوئی آفت ہے؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب)جی ہاں!علم کی آفت "تکبر" ہے۔

سوال:اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتاویٰ رضویہ شریف تقریباً کتنے صفحات پر مشتمل ہے؟

جواب)تقریباًبائیس ہزار(22,000)صفحات

سوال:اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایسے عظیم الشان عالم دین ہونے کے باوجود اپنے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب)آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کبھی میرے دل میں یہ خطرہ نہ گزرا کہ میں "عالم" ہوں۔

سوال:المدینۃ العلمیۃ کی کتاب "تکبر" میں جو قیامت کے چار سوالات مذکور ہیں وہ بتائیں؟

جواب)۱)اپنی عمر کن کاموں میں گزاری ۲)اپنے عِلم پر کتنا عمل کیا ۳)مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور ۴)اپنے جسم کو کن کاموں میں بوسیدہ کیا۔

سوال:حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک بار غلبۂ خوف ہوا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب)آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم!اللہ عزوجل نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش!اُس دن وہ مجھے ایسا پیڑ بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھا لئے جاتے۔

سوال:وہ کون لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جہنم میں داخل ہونگے؟

جواب)۱)اُمراء ظلم کی وجہ سے ۲)عَرَب عَصَبِیَّت کی وجہ سے ۳)رئیس اور سردار تکبّر کی وجہ سے ۴)تجارت کرنے والے جھوٹ کی وجہ سے ۵)اہلِ علم حَسَد کی وجہ سے ۶)مالدار بُخل کی وجہ سے

سوال:عاجزی کرنے والے دولت مند کو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا خوشخبری عنایت فرمائی ہے؟

جواب)فرمانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو تنگدستی نہ ہوتے ہوئے تواضع اختیار کرے اور اپنا مال جائز کاموں میں خرچ کرے اور محتاج و مسکین پر رحم کرے اور اہلِ علم و فقہ سے میل جول رکھے۔

سوال:حَسَب ونسب تکبّر کا سبب کس طرح بنتا ہے؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب)اس طرح کہ انسان اپنے آباؤ اجداد کے بل بوتے پر اَکڑتا اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔

سوال: حسین و جمیل کب نجات پائے گا، حدیثِ پاک کے مطابق بتائیں؟

جواب)فرمانِ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: جو حسین و جمیل اور شریف الاصل (یعنی اونچے خاندان والا) ہونے کے باوُجود منکسِر المزاج ہو گا تو وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جنہیں اللہ عزوجل قیامت کے دن نجات عطا فرمائے گا۔

سوال: انسان سلام کرکے تکبر سے کس طرح بَری ہو سکتا ہے؟

جواب)حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: پہلے سلام کہنے والا "تکبر" سے بری ہے۔

سوال: جب دو شخص ملاقات کرتے ہیں تو اُن میں اللہ تعالٰی کے زیادہ قریب کون ہوتا ہے؟

جواب)بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی گئی کہ جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟ فرمایا: پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

سوال: جو شخص اپنا سامان خود اُٹھالے اُس کے لئے حدیثِ پاک میں کیا ارشاد آیا ہے؟

جواب)فرمانِ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: جس نے اپنا سامان خود اٹھالیا وہ تکبر سے آزاد ہو گیا۔

سوال: دوسرے کے ناپاک کپڑے کی نشاندہی کب واجِب ہے؟

جواب)جب یہ غالب گمان ہو کہ اس کو خبر کریگا تو پاک کرلیگا تو خبر کرنا واجِب ہے۔

سوال: اگر کسی پتلی چیز مَثَلاً دودھ یا پانی میں نَجاستِ غلیظہ یا خفیفہ پڑ جائے تو کیا اب بھی درہم یا چوتھائی کی مقدار دیکھی جائے گی؟

جواب) نہیں! اس صورت میں وہ دودھ یا پانی جس میں نَجاست پڑی ناپاک ہو جائے گا اگرچِہ ایک ہی قطرہ نَجاست پڑی ہو۔

سوال: برتن پاک کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جواب) اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن یا مٹّی کا پُرانا اِستِعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فَقَط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑدیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔

کلام کا نصاب

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل
پامال جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گل

جنّت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

اُن کے قدم سے سلعۂ[1] غالی ہوئی جِناں
واللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلالِ گل

سُنتا ہوں عشقِ شاہ میں دِل ہوگا خُوں فشاں
یاربّ یہ مُژدہ سچ ہو مبارک ہو فالِ گل

بُلبل حرم کو چل غمِ فانی سے فائدہ
کب تک کہے گی ہائے وہ غنج و دَلالِ گل

---

[1] : حدیث میں جنت کو "سلعۂ غالیہ" فرمایا یعنی متاعِ گراں بہا۔۱۲

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

غمگیں ہے شوقِ غازۂ خاکِ مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گردِ ملالِ گل

بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فصلِ گل کہاں
اُمید رکھ کہ عام ہے جود و نوالِ گل

بلبل! گھرا ہے ابر ولا مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پہ برقِ جمالِ گل

یاربّ ہرا بھرا رہے داغِ جگر کا باغ
ہر مہ مہِ بہار ہو ہر سال سالِ گل

رنگِ مژہ سے کر کے خجل یادِ شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمالِ گل

میں یادِ شہ میں رووں عنادِل کریں ہجوم
ہر اشکِ لالہ فام پہ ہو احتمالِ گل

ہیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سُرخیاں
ڈوبا ہے بدرِ گل سے شفق میں ہلالِ گل

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

نعتِ حضور میں مُتَرَنِّم ہے عندلیب
شاخوں کے جُھومنے سے عیاں وجد و حالِ گل

بلبل گلِ مدینہ ہمیشہ بہار ہے
دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآلِ گل

شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر
غُنچہ ہے بلبُلوں کا یمین و شمالِ گل

چاہے خدا تو پائیں گے عشقِ نبی میں خلد
نِکلی ہے نامۂ دلِ پُرخوں میں فالِ گل

کر اُس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب
دیکھا نہیں کہ خارِ اَلم ہے خیالِ گل

دیکھا تھا خوابِ خارِ حرم عندلیب نے
کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیالِ گل

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پُھول ہیں
کیجے رضؔا کو حشر میں خنداں مِثالِ گل

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحٰے ترے چہرۂ نورفزا کی قسم

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحٰے ترے چہرۂ نورفزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن واداکی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر[1] وکلام[2] وبقا[3] کی قسم

۱: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ''لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ٥ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ'' مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے اس لئے کہ اے محبوب تو اس میں تشریف فرما ہے۔۱۲

۲: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ''وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ ھٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ٥'' مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔۱۲

۳: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ''لَعَمْرُكَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَكْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ٥'' اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم کہ یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔۱۲

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دِکھا تجھے اپنے ہی عِزّ و عَلا کی قسم

مِرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تُو رحیم ہے ان کا کرم ہے گوا وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضؔا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہُدیٰ مجھے شوخیِ طبعِ رضؔا کی قسم

❁❁❁❁❁

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دِل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رُخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اُٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اَب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حُضور کی قسم غفلتِ عیش ہے سِتم
خُوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چُھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دِلِ فِگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گُل کو نو بہار خون ہمیں رُلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
مِنّتِ غیر کیوں اُٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

خوش رہے گُل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذِکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر دُھلے دِل کی کلی اگر کِھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاض دِیدہ کی
چادرِ ظِل ہے مَلگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضاؔ نِرا سِتم جُرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طَرَب بجائے کیوں

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللّٰہ کی

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللّٰہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللّٰہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نُور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللّٰہ کی

کافروں پر تیغِ والا سے گری برقِ غضب
اَبر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللّٰہ کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللّٰہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللّٰہ کو حاجت رسول اللّٰہ کی

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اِشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللّٰہ کی

تجھ سے اور جنّت سے کیا مطلب وہابی دُور ہو
ہم رسول اللّٰہ کے جنّت رسول اللّٰہ کی

ذِکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امّت رسول اللّٰہ کی

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

نجدی اُس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللّٰہ کی

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فُزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللّٰہ کی

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللّٰہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسول اللّٰہ کی

ٹُوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللّٰہ کی

یاربّ اِک ساعت میں دُھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللّٰہ کی

ہے گُلِ باغِ قُدُس رُخسارِ زیبائے حضور!
سروِ گلزارِ قدم قامت رسول اللّٰہ کی

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مَدَّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مِدحت رسول اللّٰہ کی

❁❁❁❁❁

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر اَبرِ رَحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مَدینہ کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رَستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زَمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے اَو جانے والے

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

چل اُٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
درِ جُود اے میرے مستانے والے

تِرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں مُنکِر عجب کھانے غُرّانے والے

رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی سَاعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضؔا نفس دشمن ہے دَم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

عطّار نے دربار میں دامن ہے پسارا

عطّار نے دربار میں دامن ہے پسارا ہے اِذنِ مدینہ کا طلب گار بچارا

چمکا دو شہا! میرے مقدّر کا ستارا پھر حج کا شَرَف مجھ کو عطا کر دو خدارا

میں سالِ گزشتہ بھی تو آیا تھا مدینے اِس سال بھی ہو جائے مدینے کا نظارا

مکّے کی حسیں شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صبحِ دل آرا

"سامانِ مدینہ" تو شہا! لا کے رکھا ہے اب دے دو سفر کا بھی ہمیں اِذن خدارا

مایوس نہیں تم سے یہ دیوانے تمہارے اب کر دو کرم تم نہ کرو دیر خدارا

تاخیر ہوئی جاتی ہے کیوں کُوچ میں آخر؟ تشویش میں طیبہ کا مسافر ہے بچارا

بگڑا ہوا ہر کام سنور جائے گا میرا کر دیں گے شہا! آپ جو ابرو کا اشارہ

سرکار! مدینے میں اِسی سال بُلا لو اے شاہ! بڑی آس سے ہے تم کو پکارا

یارب ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلا لے اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا

ہو جائے مری حاضری عرفات و مِنٰی میں اور مُزدَلِفہ کا بھی کروں خوب نظارا

جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز کر لیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

کس طرح مدینے میں مِرا داخِلہ ہوگا — آلودہ وُجود آہ! گناہوں سے ہے سارا

اے کاش! مِری آنکھ ہو دیدار کے قابل — جی بھر کے کروں گُنبدِ خضرا کا نظارا

مرنے دو مدینے میں مجھے قافِلے والو — اے چارہ گرو! تم بھی نہ کرنا کوئی چارہ

ہم جائیں کہاں اور شہا کس کو پکاریں — ہمدرد نہیں تیرے سوا کوئی ہمارا

دُکھیوں کا نہیں تیرے سوا کوئی بھی ہَمدَم — ہے کس کو غَرَض دُور کرے دَرْد ہمارا

گو بد ہوں گنہگار ہوں بدکار بُرا ہوں — جیسا بھی ہوں سرکار تمھارا ہوں تمہارا

ہم کیوں کریں حُکّام کی اُمرا کی خوشامد — جب آپ کے ٹکڑوں پہ ہمارا ہے گزارا

شیطان نے بہکا کے گناہوں میں پھنسایا — اور نفسِ بد اَطوار نے عِصیاں پہ اُبھارا

عِصیاں کے سُمندر میں پھنسی ناؤ ہماری — تم آ کے سنبھالو ہے بہُت دُور کنارا

افسوس! گناہوں سے ہے پُر نامۂ اعمال — رکھئے گا مِری لاج قِیامت میں خُدارا

عطّار کا بس آپ کے ہاتھوں میں بھرم ہے
کہہ دیجئے عطّار ہمارا ہے ہمارا

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کردے تو اللہ تعالٰی اُسے جنّت میں اُس دروازے سے داخل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخل ہوں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ۲۰ ص ۸۰ حدیث ۱۶۲)

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

یا مصطفٰے عطا ہو اب اِذن حاضِری کا

(اَلحمدُ لِلّٰہ ۲۰ شعبانُ المعظّم ١٤١٤ھ کو یہ کلام قلمبند کیا گیا)

یامصطفٰے عطا ہو اب اِذن، حاضِری کا | کرلوں نظارہ آکر میں آپ کی گلی کا
اِک بار تو دِکھا دو رَمضان میں مدینہ | بیشک بنالو آقا مہمان دو گھڑی کا
روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں | افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا
میں سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں | اب اِذن دیدو آقا تم مجھ کو حاضِری کا
مولیٰ غمِ مدینہ دیدے غمِ مدینہ | دیوانہ تُو بنا دے مجھ کو ترے نبی کا
خونِ جگر سے سینچا ہے باغ سُنّیت کا | کردو کرم وَسیلہ اُس مَدنی مُرشدی کا
یاسیّدِ مدینہ! بس آپ ہی نبھانا | گو ہوں بڑا کمینہ پر ہوں تو آپ ہی کا
یامصطفٰے! گناہوں کی عادتیں نکالو | جذبہ مجھے عطا ہو سنّت کی پیروی کا
ہوں دُور اب بلائیں دیتا ہوں واسِطہ میں | مظلومِ کربلا کی سرکار! بیکسی کا

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

اَللّٰہ! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا سائل ہوں یاخدا میں عشقِ محمدی کا

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

ایماں پہ ربِ رَحمت دیدے تُو استقامت دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

ہو ہر نَفَس[1] مدینہ دھڑکن میں ہو مدینہ جب تک نہ سانس ٹوٹے سرکارِ زندگی کا

دنیا کے تاجدارو! تم سے مجھے غَرَض کیا! منگتا ہوں میں تو منگتا سرکار کی گلی کا

اَللّٰہ! اِس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا

الفت کی بھیک دیدو دیتا ہوں واسِطہ میں صِدّیق کا عمر کا عُثمان کا علی کا

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

میزاں[2] پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں

رکھ لو بھرم خدارا! عطّار قادِری کا

[1]: سانس [2]: ترازو

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اُس کو مہمان کیا

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اُس کو مہمان کیا
جس پر نظرِکرم فرمائی اُس پر یہ اِحْسان کیا

طالبِ دنیا نے تو طلب لندن ہے کیا جاپان کیا
دیوانوں نے حق سے طلب طیبہ کا ریگستان کیا

جن کا ستارا چمکا اُن کو طیبہ کا پیغام ملا
بخْتوروں نے در پر آکر بخْشِش کا سامان کیا

شُکْر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمّت میں
مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تُو نے اے رَحْمٰن کیا

شاہِ مدینہ دین کی دولت اپنی الفت بھی دی اور
اپنی غُلامی مجھ کو عطا کی تُو نے بڑا اِحْسان کیا

دورِ جَہالت تھا ہر سُو جب کُفْر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حَیوانوں جیسے لوگوں کو بھی انسان کیا

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.

حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا

جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شَہرِ مکّہ میں
عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا

رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا

پیارے مُبلِّغ! معمولی سی مشکِل پر گھبراتا ہے
دیکھ حُسین نے دین کی خاطِر سارا گھر قربان کیا

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا
جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

شاہ کو یہ معراج کی شب کتنا اونچا اِعزاز ملا
آپ نے تو چشمانِ سر سے دیدارِ رَحمٰن کیا

آہ! مقدّر عرصہ ہوا عطّار مدینے جا نہ سکا
ہائے! اِسے حالات نے جکڑا یوں خونِ ارمان کیا

Please purchase 'e-PDF Converter and Creator' on http://www.e-pdfconverter.com to remove this message.